از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15مارچ1965

نارائن داس شری رام سومانی

بنام

سانگلی بینک لمیٹڈ

(منسلک اپیل کے ساتھ)

[اے کے سرکار، جے آر مدھولکر اور آر ایس بچاوت، جسٹسز]

انڈین کمپنیز ایکٹ (ایکٹ 7، سال 1931)، دفعہ 91B(1)- حصص کے تعین میں دلچسپی رکھنے والے ڈائریکٹر-اجلاس میں حصہ لینا-اس کا اثر۔

انڈین کنٹریکٹ ایکٹ (9سال 1872)، دفعہ 50، مثلاً (a)- قرض کی پیشگی رقم-اگر اکاؤنٹس میں اندراج کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

مدعاعلیہ بنک اپنے کاروبار کو آگے نہیں بڑھا سکا باوجودِ ترقی، کمپنیز ایکٹ، 1913 کی دفعہ 277(1) کے پیشِ نظر، کیونکہ اس کا سبسکرائب شدہ سرمایہ مجاز سرمائے کے نصف سے بھی کم تھا۔ دفعہ کی ضروریات کی تعمیل کرنے کے لئے، ڈائریکٹروں نے فیصلہ کیا کہ وہ یا ان کے نامزد افراد بڑی تعداد میں حصص کے لئے سبسکرائب کریں گے۔ پہلا اپیل کنندہ بینک کا ڈائریکٹر تھا اور دوسرا اپیل کنندہ پہلے اپیل کنندہ اور اس کے بھائی کی فرم تھا۔ پہلے اپیل کنندہ نے اپنے خاندان کی 3 خواتین کے نام پر 2000 حصص کے لئے سبسکرائب کرنے کا فیصلہ کیا، اور حصص کے تعین ڈائریکٹروں کے اجلاس میں کی گئی جس میں پہلے اپیل کنندہ نے بھی ووٹ دیا۔ اس اجلاس میں اور اس کے بعد دوسرے اپیل کنندہ کو مختلف قرضے دیئے گئے۔ 100,000 روپے کی رقم جو بھائی کو قرض کے طور پر ظاہر کی گئی تھی، بعد میں اس کے کھاتہ کو اس چیز کے ساتھ جمع کر کے ایڈجسٹ کیا گیا اور اس رقم کے ساتھ پہلے اپیل کنندہ کے اکاؤنٹ کو ڈیبٹ کیا گیا۔ پہلے اپیل کنندہ نے رقم کے لئے ایک وعدہ نامہ اور ایک حلف نامہ پر عمل درآمد کیا، اور بھائی نے کریڈٹ انٹری کو مؤثر بنانے کے بعد اس سے واجب الادا رقم ادا کر دی، اور اس قرض اکاؤنٹ کو بند کر دیا گیا۔ مدعاعلیہ کی طرف سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزاروں کے خلاف ان سے واجب الادا رقم کی وصولی کے لئے مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے ان مقدمات کو خارج کر دیا لیکن ہائی کورٹ نے ان کا فیصلہ سنا دیا۔

اس عدالت میں اپنی اپیلوں میں اپیل گزاروں نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ دلیل دی کہ: (i) اگر تعین میں دلچسپی کی وجہ سے پہلے اپیل کنندہ کے ووٹ کو ایکٹ کی دفعہ 91B(1) کے مطابق شمار نہیں کیا جاتا ہے، تو اجلاس کے لئے کوئی کورم نہیں ہوگا اور لہذا پہلے اپیل کنندہ کے نامزد افراد کو حصص کا تعین غیر قانونی ہوگی، اور چونکہ حصص کے لئے غور قرضوں سے ادا کیا گیا تھا، لہذا اپیل کنندگان ان قرضوں کو واپس کرنے کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ii) چونکہ کوئی نقد رقم ادا نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی مدعا علیہ کی طرف سے پہلے درخواست گزار کو کوئی قرض دیا گیا تھا اس لئے قرض کے طور پر 1,00,000 روپے کی رقم کی وصولی کا مقدمہ قابل سماعت نہیں تھا۔

حکم ہوا کہ:- (i) پہلے اپیل کنندہ کے نامزد افراد کو اجلاس میں حصص کا تعین کالعدم نہیں تھی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ پہلا اپیل کنندہ تعین پر ووٹ دینے کا حقدار نہیں تھا اور اس کے ووٹ کو خارج کرنے کے بعد کوئی کورم نہیں تھا، تعین غیر منظم تھی اور مدعا علیہ اس سے بچنے کا حقدار تھا۔ لیکن، تعین سے بچنے کے بجائے مدعا علیہ نے اس کی تصدیق کرنے کا انتخاب کیا ہے اور لہذا تعین جائز ہے اور تعین شدہ پر پابند ہے۔ [783 E]

مزید بر آں، پہلا اپیل کنندہ حصص تعین کرنے کی قرارداد میں فریق تھا اور حصص کے ساتھ اس بنیاد پر نمٹتا تھا کہ تعین شدہ تمام حالات کا واضح علم رکھنے والے مالک ہیں، لہذا، یہ دلیل دینے سے روک دیا گیا کہ تعین غیر قانونی ہے۔ [783 F-G]

(ii) ادائیگی کی درخواست کی حمایت کرنے کے لئے، یہ دکھانا ضروری نہیں ہے کہ نقد رقم گزر گئی ہے. انڈین کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کی دفعہ 50 کی مثال (a) سے پتہ چلتا ہے کہ ادائیگی کھاتوں کی کتابوں میں منتقلی کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ [784 E]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 801 اور 802، سال 1962۔

بمبئی ہائی کورٹ کے 11 اگست 1960 کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف اپیل نمبری 819، 820، سال 1955 میں کی گئی۔

اپیل کنندگان کی طرف سے پرشوتم ترکم داس، وی جے جھویری اور ایس این اینڈلے (دونوں اپیلوں میں)۔

مدعا علیہ کی طرف سے (دونوں اپیلوں میں) کے ایچ بابا، اقبال چھاگلہ اور جے بی داداچنجی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا فیصلہ جسٹس بچاوت نے سنایا،

بچاوت، جسٹس۔ بینک آف پونا لمیٹڈ، (جسے بعد میں کمپنی کہا جاتا ہے) کو اب سانگلی بینک لمیٹڈ کے ساتھ ضم کر دیا گیا تھا، جسے 1945 میں شامل کیا گیا تھا۔ کمپنی کو این جی پارولیکر اور مرلی دھر چتر بھوج لویا نے فروغ دیا تھا۔ کمپنی کا مجاز سرمایہ پچاس لاکھ روپے تھا جسے 50,000 عام حصص میں تقسیم کیا گیا جس کی قیمت 100 روپے فی کس تھی۔ اپریل 1946 کے اختتام تک، کمپنی صرف 4،860 حصص کے لئے صارفین تلاش کرنے میں کامیاب رہی۔ انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 277(I) کے پیش نظر کمپنی اس وقت تک کاروبار جاری رکھنے سے قاصر تھی جب تک سبسکرائب شدہ سرمایہ مجاز سرمائے کے آدھے سے کم نہ ہو۔ دفعہ 277(I) کے تقاضوں کی تعمیل کرنے کے لئے، کمپنی کے ڈائریکٹرز نے فیصلہ کیا کہ وہ یا ان کے نامزد افراد بڑی تعداد میں حصص کے لئے سبسکرائب کریں گے. نارائن داس شری رام سومانی کمپنی کے ڈائریکٹروں میں سے ایک تھے۔ رام ناتھ شری رام سومانی ان کے بھائی ہیں۔ انہوں نے رام کیسن رام رتن سومانی کے نام پر کاروبار کیا۔ جیون بائی نارائن داس کی ماں ہیں اور رام ناتھ گوور جا بائی نارائن داس کی بیوی ہیں، اور کملا بائی رام ناتھ کی بیوی ہیں۔ نارائن داس نے تین خواتین کے نام پر 2000 حصص کے لئے سبسکرائب کرنے کا فیصلہ کیا۔ 25 مئی 1946 کو منعقدہ ایک اجلاس میں کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے گوور جا بائی کو 500 حصص، کملا بائی کو 500 حصص اور جیون بائی کو 1000 حصص تعین کیے۔ ان درخواستوں کے ساتھ 25 مئی 1946 کو 25،000 روپے، 12،500 روپے اور 12،500 روپے میں کمپنی کے حق میں 25،000 روپے، 12،500 روپے اور 12،500 روپے میں تین الگ الگ ہنڈیاں تھیں۔ 1946 میں تین ڈائریکٹر، مرلی دھر لویا، ڈی آر نائک اور نارائن داس نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں، ڈائریکٹروں نے رام ناتھ کو 60 ہزار روپے کا قرض بھی دیا۔ 28 مئی، 1946 کو رام ناتھ نے کمپنی سے اپنے وعدہ نامے کے بدلے 60,000 روپے کا قرض حاصل کیا، اور کمپنی کی کتابوں میں ان کے نام سے ایک علیحدہ قرض اکاؤنٹ نمبر 18 / 1 کھولا گیا۔ تینوں ہنڈیوں کو 29 مئی 1946 کو منظور کیا گیا۔ کمپنی کے ڈائریکٹروں نے 8 جون 1946 کو منعقدہ ایک اجلاس میں رام ناتھ کو 40 ہزار روپے کا اوور ڈرافٹ دینے کا فیصلہ کیا۔ کمپنی کی کتابوں میں رام ناتھ کے نام سے ایک علیحدہ اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ L.A/C نمبر 71 کھولا گیا، اور رام ناتھ نے منظور شدہ اوور ڈرافٹ 27 جون، 1946 کو 15،000 /- روپے میں ایک چیک اور 29 جون، 1946 کو 25،000 روپے میں حاصل کیا۔ گورجی بائی، کملا بائی اور جیون بائی کے حصص کے بارے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

درخواست اور تعین کی رقم بالترتیب 22 جون، 28 جون اور 29 جون کو کمپنی کو ادا کی گئی۔ اس بات پر یقین کرنے کی وجہ ہے کہ 20 ہزار حصص کی سبسکرپشن کو رام ناتھ کو پیشگی رقم سے مالی اعانت فراہم کی گئی تھی۔

28 دسمبر، 1948 کو رام ناتھ اپنے قرض کھاتے میں 6-6-65743 روپے اور اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ میں 0-10-41909 روپے کے قرض کھاتے میں کمپنی کے مقروض تھے۔ اس تاریخ کو، دونوں کھاتے بند کر دیے گئے، اور رام ناتھ کے نام پر ایک نیا قرض اکاؤنٹ نمبر 9 کھولا گیا، جس میں 109500 /- روپے کا ڈیبٹ تھا۔ ریزرو بینک آف انڈیا کمپنی پر دباؤ ڈال رہا تھا کہ وہ رام ناتھ کو پیشگی رقم کے سلسلے میں قدم اٹھائے۔ ان حالات میں رام ناتھ نے 29 دسمبر 1950 کو کمپنی کو 18500 روپے اور 2 جنوری 1951 کو 1500 روپے ادا کیے۔ اسی دوران 6 جنوری 1951 کو کمپنی نے رام کسن رام رتن سومانی اور رام ناتھ کو 20,000 /- روپے کا نیا قرض دیا اور قرض لینے والوں نے کمپنی کے حق میں 20،000 /- روپے کا ایک مشترکہ اور کئی وعدہ نوٹ جاری کیا۔ اس قرض کے سلسلے میں کمپنی کی کتابوں میں ایک علیحدہ قرض کھاتہ کھولا گیا۔ رام ناتھ نے اپنے قرض اکاؤنٹ نمبر 9 میں 27 دسمبر 1951 کو 1,00,000 روپے اور 29 دسمبر 1951 کو 0-8-4198 روپے ادا کیے اور آخری ادائیگی کے نتیجے میں اکاؤنٹ بند کر دیا گیا۔ رام ناتھ کی طرف سے نارائن داس نے 1,00,000 /- روپے کی مذکورہ رقم ادا کی، جنہوں نے اسی تاریخ کو کمپنی سے 1,00,000 /- روپے کا قرض حاصل کیا۔ اسی تاریخ کو نارائن داس نے 1,00,000 روپے کی رقم کا ایک وعدہ نامہ، کپڑے، ساڑیوں وغیرہ کے سلسلے میں ایک حلف نامہ اور ٹرسٹ رسید، جس کی قیمت 1,50,000 روپے تھی، اور کمپنی کی کتابوں میں ان کے نام سے ایک الگ قرض اکاؤنٹ نمبر 184 / 6 کھولا گیا تھا۔

مطالبات کے باوجود کمپنی واجب الادا قرضوں کے سلسلے میں اپنے واجبات کی وصولی سے قاصر رہی۔ 18 مارچ 1954 کو کمپنی نے پونا کے سینئر ڈویژن کے سول جج کی عدالت میں رام کسن رام رتن سومانی اور رام ناتھ کے خلاف ان کے قرض کھاتے اور 6 جنوری 1051 کے وعدہ نوٹ کے سلسلے میں واجب الادا 0-13-22964 روپے کی وصولی کے لئے خصوصی مقدمہ نمبر 39، سال 1954 قائم کیا۔ یہ مقدمہ 23 اپریل 1955 کو ٹرائل کورٹ نے خارج کر دیا تھا، لیکن کمپنی کی طرف سے ترجیح دی گئی پہلی اپیل نمبری 819، سال 1955 میں ہائی کورٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ دیوانی اپیل نمبری 801، سال 1962 اسی دعوے سے پیدا ہوتی ہے۔ کمپنی نے 24 اپریل 1954 کو پونا کے سینئر ڈویژن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے سول جج کی عدالت میں نارائن داس کے خلاف قرض اکاؤنٹ نمبر 184/6 اور 27 دسمبر 1951 کے وعدہ نوٹ کے سلسلے میں واجب الادا 4-14-109099 روپے کی وصولی کے لئے خصوصی مقدمہ نمبر 78، سال 1954 قائم کیا۔ 23 اپریل 1955 کو ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا، لیکن کمپنی کی جانب سے 1955 میں پہلی اپیل نمبری 820 میں ہائی کورٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ دیوانی اپیل نمبری 802، سال 1962 اسی دعوے سے پیدا ہوتا ہے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے مسٹر پرشوتم تریکام داس نے دلیل دی کہ رام ناتھ اور نارائن داس کے نام پر 2000 حصص کا تعین اور کئی قرض حقیقی لین دین نہیں تھے، اور فریقین کا ارادہ نہیں تھا کہ تعین شدہ حصص کے مالک ہوں گے یا نارائن داس اور رام ناتھ قرض واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ غور طلب ہے کہ یہ دلیل کہ 2000 حصص کے تعین کا مقصد کام کرنا نہیں تھا، درخواستوں میں مناسب طور پر نہیں اٹھایا گیا تھا۔ نارائن داس نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ حصص کی خریداری کے وقت لویا اور پارولیکر نے انہیں اور رام ناتھ کو یقین دہانی کرائی تھی کہ حصص کی خریداری کے لئے درکار 1,00,000/- روپے کی رقم کمپنی $4\frac{1}{2}$ فیصد سالانہ سود پر ادا کرے گی اور لویا اور پارولیکر رقم کا مطالبہ اور وصولی نہیں کریں گے بلکہ وہ حصص فروخت کریں گے اور رقم کریڈٹ کریں گے۔ فروخت قرض کھاتے میں اصل اور سود کی مد میں ہوتی ہے اور نارائن داس اور رام ناتھ کو اس کے سلسلے میں نقصان اٹھانے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔ نارائن داس نے قسم کھائی کہ ان کے، پارولیکر اور لویا کے درمیان اس بات پر اتفاق ہوا تھا کہ وہ 2000 کے حصص برائے نام لیں گے جو آخر کار دوسروں کو فروخت کیے جائیں گے اور وہ ذمہ داری سے باہر ہوں گے اور وہ اور رام ناتھ قرض ادا نہیں کریں گے اور نہ ہی اس کے تحت کوئی فائدہ اٹھائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ انہوں نے یا رام ناتھ نے اپنی جیب سے کوئی پیسہ واپس نہیں کیا، اور کھاتوں میں تمام ادائیگی کمپنی سے حاصل کی گئی رقم سے کی گئی تھی۔ ٹرائل کے دوران کمپنی نے لویا یا پارولیکر میں سے کسی سے بھی پوچھ گچھ نہیں کی۔ ہو سکتا ہے کہ لویا اور پارولیکر نے نارائن داس کو حصص کے تصفیے کے سلسلے میں کچھ مفاہمت دی ہو، اور اس مفاہمت کے پیش نظر، انہوں نے بعد میں نارائن داس کے حق میں 27 دسمبر، 1951 کے دو خطوط پر عمل درآمد کیا، جس میں پارولیکر نے ان سے 500 حصص خریدنے پر رضامندی ظاہر کی اور لویا نے ان سے 800 حصص خریدنے پر رضامندی ظاہر کی۔ لیکن نارائن داس کو یہ یقین دہانیاں پارولیکر اور لویا نے کمپنی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے نہیں بلکہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپنی انفرادی حیثیت میں دی تھیں۔ بورڈ اجلاس کے منٹس میں کمپنی کی جانب سے نارائن داس کو دی گئی کسی یقین دہانی کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ نارائن داس اور ان کے نامزد امیدوار، گوور جا بائی، کملا بائی اور جیون بائی نے اس بنیاد پر حصص کا سودا کیا کہ وہ حصص کے مالک ہیں۔ کچھ حصص جیون بائی کے ذریعے نافذ کردہ ٹرانسفر ڈیڈ کے تحت تیسرے فریق کو منتقل کیے گئے تھے، اور فروخت سے حاصل ہونے والی رقم نارائن داس کے قرض کھاتے میں جمع کی گئی تھی۔ جیون بائی نے کمپنی سے انہیں تعین کیے گئے تمام 1000 حصص حاصل کیے اور 25 فروری 1953 کو ایک رسید پر عمل درآمد کیا۔ نارائن داس نے لویا اور پارولیکر سے بالترتیب 800 اور 500 حصص کی خریداری کے لیے 27 دسمبر 1951 کو تحریری حلف نامہ حاصل کیا تھا۔ نارائن داس نے 28 جون، 1954 کے خط کے ذریعے پارولیکر سے ۵۰۰ حصص کی خریداری کے اپنے وعدے کو پورا کرنے کو کہا۔ ان تمام حالات سے ثابت ہوتا ہے کہ 2000 کے حصص کے تعین کا مقصد فعال ہونا تھا اور تعین شدہ کے مقصد حصص کا مالک ہونا تھا۔ رام ناتھ نے اپنے پیسوں سے قرض کھاتوں میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کئی رقم ادا کی۔ انہوں نے 12 دسمبر، 1946 کو سود کی مد میں اوور ڈرافٹ اکاؤنٹ میں 750-0-4 روپے اور 21 اپریل، 1947 کو قرض اکاؤنٹ نمبر 18 / 1 میں 0-7-1484 روپے ادا کیے، اور ہم مطمئن نہیں ہیں کہ یہ رقم نارائن داس کے ذریعے کمپنی سے کمائے گئے کمیشن سے ادا کی گئی تھی۔ اسی طرح 29 دسمبر 1951 کو انہوں نے قرض کے کھاتے نمبر 9 میں 0-8-4198 روپے ادا کیے اور 4 جنوری 1954 کو رام کیسن رام رتن اور رام ناتھ نے اپنے قرض کھاتے میں 100 روپے ادا کیے۔ قرض کے کھاتوں کو وعدہ نامے کے نوٹوں کے ذریعہ محفوظ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ، نارائن داس کے قرض کھاتے کو ٹرسٹ کی رسید اور عہد نامہ کے ذریعے محفوظ کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ 3 مارچ، 1953 کو نارائن داس نے کمپنی کے حق میں ایک خط لکھ کر اعلان کیا کہ ان کے پاس ساڑیوں کا اسٹاک ہے، جس کی قیمت 1,50,000 روپے ہے۔ قرض کے دیگر لین دین کے سلسلے میں کمپنی نے درخواست گزاروں سے 6 فیصد کی شرح سے سود وصول کیا اور ان قرضوں کو فوری طور پر واپس کر دیا گیا۔ لیکن اس معاملے میں قرض کے لین دین کا مقصد زیادہ مستقل نوعیت کا ہونا تھا، اور نارائن داس اور رام ناتھ کو ایڈجسٹ کرنے کے لئے، کمپنی نے $4\frac{1}{2}$ فیصد کی شرح سے سود لینے پر رضامندی ظاہر کی۔ ہم مطمئن ہیں کہ 2000 کے حصص کے تعین کا مقصد فعال ہونا تھا اور تعین شدہ حصص کے مالک بن گئیں۔ ہم اس بات سے بھی مطمئن ہیں کہ رام ناتھ اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نارائن داس کو دیے گئے قرضوں کا مقصد کام کرنا تھا، اور کمپنی نے انہیں کوئی یقین دہانی نہیں کرائی کہ انہیں قرض واپس کرنے کے لیے نہیں بلایا جائے گا۔

مسٹر پرشوتم ٹریکم داس کی اگلی دلیل اس طرح پیدا ہوتی ہے۔ کمپنی کے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کے آرٹیکل 126 میں کہا گیا ہے کہ ڈائریکٹرز کاروبار کے لین دین کے لئے ضروری کورم کا تعین کرسکتے ہیں، اور جب تک اور جب تک اس کا تعین نہیں ہوتا، تین ڈائریکٹر کورم ہوں گے۔ ڈائریکٹرز نے کورم کے حوالے سے کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کیا اور ہر مادی وقت میں ڈائریکٹرز کے اجلاس کے لیے تین کا کورم درکار ہوتا تھا۔ 25 مئی 1946 کے بورڈ اجلاس میں صرف تین ڈائریکٹروں نے شرکت کی، یعنی ایم سی لویا، ڈی آر نائک اور نارائن داس۔ اس اجلاس میں ڈائریکٹروں نے نارائن داس کے نامزد افراد کو 2000 حصص تعین کرنے کا فیصلہ کیا۔ نارائن داس کو حصص کا تعین میں واضح دلچسپی تھی۔

انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 91B(1) میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی ڈائریکٹر بطور ڈائریکٹر کسی ایسے معاہدے یا انتظام پر ووٹ نہیں دے گا جس میں وہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر دلچسپی رکھتا ہو اور نہ ہی اس طرح کے کسی ووٹ کے وقت کورم بنانے کے مقصد کے لئے اس کی موجودگی کو شمار کیا جائے گا۔ اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ووٹ کی گنتی نہیں کی جائے گی۔ پونا بینک، لمیٹڈ ایک عوامی کمپنی تھی، اور دفعہ 91B(1) اس کے ڈائریکٹروں پر لاگو ہوتا ہے. لہٰذا نارائن داس کو 25 مئی 1946 کے اجلاس میں ووٹ نہیں دینا چاہیے تھا۔ اگر ان کے ووٹ کو خارج کر دیا جاتا ہے، تو اجلاس کے لئے کوئی کورم نہیں تھا۔ لہٰذا جناب پرشوتم تریکام داس نے دلیل دی کہ اس اجلاس میں نارائن داس کے نامزد افراد کو 2000 حصص کا تعین غیر قانونی تھا اور حصص کے سلسلے میں تعین شدہ کو کوئی حق نہیں دیا گیا تھا، اور ان حالات میں، حصص کے لئے ادا کی گئی رقم مکمل طور پر ناکام تھی، اور چونکہ قرضوں میں سے غور کیا گیا تھا، اپیل کنندگان اس کی ادائیگی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

اب، ایک کمپنی کا ڈائریکٹر کمپنی کے تئیں اعتماد کی پوزیشن میں کھڑا ہے اور اس کے مفادات کا تحفظ کرنے کا پابند ہے. ایک طویل عرصے سے، مساوات کا ایک طے شدہ اصول رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسی پوزیشن میں نہ رکھے جس میں اس کا ذاتی مفاد اس کے فرائض سے متصادم ہو، اور جب تک کمپنی کے آرٹیکلز کے ذریعہ مجاز نہ ہو، اسے کسی بھی معاہدے یا انتظام پر ڈائریکٹر کی حیثیت سے ووٹ نہیں دینا چاہئے جس میں وہ براہ راست یا بالواسطہ دلچسپی رکھتا ہے. معیاری مضامین مساوات کے اس اصول کو مؤثر بناتے ہیں۔ دیکھیے پامر کی کمپنی کی مثالیں، 17 واں باب، حصہ اول، صفحہ 553۔ اگر وہ ایسی صورت میں ووٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ڈالتا ہے تو اس کے ووٹ کی گنتی نہیں کی جائے گی، اور اس کی موجودگی کورم میں شمار نہیں ہو گی، یعنی، بورڈ اجلاس کے ذریعہ کاروبار کے لین دین کے لئے مقرر کردہ کم از کم تعداد، کورم ایک غیر جانبدار کورم ہونا چاہئے، اور ڈائریکٹرز پر مشتمل ہونا چاہئے جو اجلاس سے پہلے مخصوص معاملے پر ووٹ دینے کے حقدار ہوں. دوبارہ دیکھیں. یوئل بمقابلہ گرے ماؤتھ پوائنٹ الزبتھ ریلوے اور کوئلہ کمپنی، لمیٹڈ (). اگر کوئی دلچسپی رکھنے والا ڈائریکٹر ووٹ دیتا ہے اور اس کے ووٹ کی گنتی کے بغیر کوئی کورم نہیں ہے، اجلاس غیر منظم ہے، اور اجلاس میں منظور کردہ معاہدہ کمپنی ڈائریکٹر اور کسی بھی دوسرے ٹھیکہ دار فریق کے خلاف کالعدم ہے جسے بے ضابطگی کا نوٹس ہے، دیکھیں ٹرانسوال لینڈز کمپنی بمقابلہ نیو بیلجیئم (ٹرانسوال) لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ کمپنی ()۔ لیکن کمپنی بے قاعدگی کو ختم کر سکتی ہے اور لین دین کی تصدیق کر سکتی ہے۔ اس معاملے کو گور براؤن نے ہینڈ بک آن جوائنٹ سٹاک کمپنیز، 41ویں باب، صفحہ 363 میں مختصر طور پر اس طرح پیش کیا ہے:

"اس طے شدہ اصول کے مطابق ایجنٹ ایسے معاملے میں اپنے پرنسپل کی جانب سے کام نہیں کر سکتا جس میں ایجنٹ کے مفادات یا فرائض متضاد ہوں، ڈائریکٹرز کو ایسی کسی بھی قرارداد میں حصہ لینے سے روکا جاتا ہے جس کے تحت وہ فائدہ اٹھاتے ہیں یا جو ان سے متعلق معاہدہ اختیار کرتا ہے جب تک کہ آرٹیکلز انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہ دیں۔ یہاں یہ نوٹ کیا جانا چاہئے کہ اگر دلچسپی رکھنے والے ڈائریکٹر کسی بھی لین دین میں حصہ لیتے ہیں تو اس میں بے قاعدگی ہوتی ہے۔ جس سے کمپنی کی جانب سے ٹرانزیکشن کو ڈائریکٹروں اور حقائق کا علم رکھنے والے کسی بھی شخص کے خلاف کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔"

دفعہ 91B میں مساوات کے موجودہ اصول کو ایک قانونی شق کی شکل میں شامل کیا گیا تھا۔ پریٹ (بمبئی) لمیٹڈ بمقابلہ ایم ٹی لمیٹڈ اور سسون اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ پریٹ (بمبئی) لمیٹڈ ([1]) میں سر جارج رینکن نے مشاہدہ کیا کہ یہ دفعہ ٹرانسوال لینڈز کمپنی کے معاملے میں بیان کردہ مساوات کے عمومی اصول کا ایک مختصر بیان ہے، اور انہوں نے نشاندہی کی کہ جن متنازعہ لین دین پر دلچسپی رکھنے والے ڈائریکٹروں نے ووٹ دیا تھا، کمپنی کے سرکاری لیکویڈیٹر کی طرف سے کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ دلچسپی رکھنے والے ڈائریکٹر کی طرف سے ووٹنگ، بذات خود، معاہدے کو غیر قانونی قرار نہیں دیتی ہے۔ دفعہ 91B کا اثر یہ ہے کہ دلچسپی رکھنے والے ڈائریکٹر کے ووٹ کو خارج کیا جانا چاہئے، اور اگر اس طرح کے اخراج کے نتیجے میں کورم نہیں ہے تو، معاہدے کی منظوری دینے والی قرارداد غیر منظم ہے اور کمپنی کی طرف سے ڈائریکٹروں اور کسی بھی دوسرے ٹھیکیدار فریق کے خلاف معاہدے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے گریز کیا جاسکتا ہے جس کو بے قاعدگی کا نوٹس ہے۔ دفعہ 91B کمپنی کے تحفظ کے لئے ہے، اور کمپنی، اگر چاہے تو، بے قاعدگی کو معاف کر سکتی ہے اور معاہدے کی توثیق کر سکتی ہے.

ہم سمجھتے ہیں کہ 25 مئی 1946 کو ہونے والی کمپنی کے ڈائریکٹروں کی اجلاس میں نارائن داس کے نامزد افراد کو 2000 کے حصص کے تعین کالعدم نہیں تھی۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ نارائن داس تعین پر ووٹ دینے کے حقدار نہیں تھے اور ان کے ووٹ کو خارج کرنے کے بعد کوئی کورم نہیں تھا، تعین غیر منظم تھی، اور کمپنی تعین سے بچنے کی حقدار تھی۔ تعین سے بچنے کے بجائے، کمپنی نے اس کی تصدیق کرنے کا انتخاب کیا ہے.
لہٰذا تعین جائز ہے اور تعین شدہ پر لازم ہے۔

اس کے علاوہ نارائن داس کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جا سکتا کہ حصص کی کوئی جائز تعین نہیں ہوئی تھی۔ دفعہ 277(I) کی ضرورت کو پورا کرنے کے مقصد کے لئے حصص مختص کرنا ضروری تھا، اور انہوں نے کمپنی کو اس بنیاد پر کاروبار شروع کرنے کی اجازت دی کہ حصص سبسکرائب کیے گئے تھے۔ وہ کمپنی کے ڈائریکٹر تھے اور حصص الاٹ کرنے کی قرارداد میں ایک فریق تھے۔ انہوں نے حصص کے ساتھ اس بنیاد پر نمٹا کہ الاٹیاں حصص کے مالک ہیں اور انہیں ان حالات کا واضح علم ہے جن پر انہوں نے اپنا موجودہ اعتراض قائم کیا ہو گا۔ اب انہیں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جا سکتا کہ وہ تعین میں دلچسپی رکھتے تھے اور ووٹ نہیں دے سکتے تھے۔ یارک ٹرام ویز کمپنی بمقابلہ ولوز (2) کے ڈائریکٹر کی طرح، وہ اب یہ دلیل دینے سے گریز کرتے ہیں کہ تعین غیر قانونی ہے۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر، ہم سمجھتے ہیں کہ تعین جائز ہے، اور غور کرنے میں کوئی ناکامی نہیں ہے.

سال 1954 کے مقدمہ نمبر 78 میں کمپنی نے درخواست کی کہ 27 دسمبر 1951 کو نارائن داس نے اس سے ایک لاکھ روپے کا قرض لیا اور اس رقم کے لیے ایک آن ڈیمانڈ وعدہ نوٹ جاری کیا۔ مسٹر پرشوتم تریکام داس نے دلیل دی کہ حقیقت یہ ہے کہ 27 دسمبر 1951 کو کمپنی کی جانب سے نارائن داس کو کوئی نقد رقم ادا نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی کوئی قرض دیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں جو مقدمہ بنایا گیا ہے وہ قابل سماعت نہیں ہے۔ اب، متعلقہ وقت پر، رام ناتھ قرض اکاؤنٹ نمبر 9 کے سلسلے میں کمپنی کے 104198 روپے کے مقروض تھے۔ 27 دسمبر، 1951 کو نارائن داس کی درخواست پر کمپنی نے رام ناتھ کے قرض کھاتے میں 1,00,000/- روپے جمع کیے اور نارائن داس کے نام سے کھولے گئے ایک نئے قرض کھاتے میں 1,00,000/- روپے جمع کیے۔ اسی تاریخ کو نارائن داس نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

تحریری طور پر 1,00,000/- روپے کی وصولی کا اعتراف کیا اور کمپنی کے حق میں رقم کے لئے ایک وعدہ نامہ جاری کیا۔ رام ناتھ نے 1,00,000/- روپے کے کریڈٹ کا پورا فائدہ اٹھایا اور 0-8-4198 روپے کے بیلنس کی ادائیگی پر اپنا قرض اکاؤنٹ نمبر 9 بند کر دیا۔ حالانکہ کوئی حقیقی رقم نہیں ملی، لیکن کھاتے کی کتابوں میں درج دو اندراجوں میں نارائن داس کو قرض کے طور پر کمپنی کی طرف سے 1,00,000/- روپے کی ادائیگی اور اتنی ہی رقم نارائن داس کے ذریعے کمپنی کو ادا کرنے کے مترادف تھی تاکہ کمپنی کے ساتھ رام ناتھ کے قرض اکاؤنٹ میں رام ناتھ کے قرض کی ادائیگی کی جا سکے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کمپنی نے نارائن داس کو 1,00,000/- روپے نقد ادا کیے تھے اور پھر نارائن داس نے یہ رقم رام ناتھ کو بھیجنے کی ہدایت کے ساتھ کمپنی کو واپس کر دی تھی۔ ادائیگی کی درخواست کی حمایت کرنے کے لئے، یہ دکھانا ضروری نہیں ہے کہ نقد رقم گزر گئی ہے. انڈین کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کی دفعہ 50 کی مثال (a) سے پتہ چلتا ہے کہ ادائیگی اکاؤنٹ بک میں منتقلی کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ کمپنی نے نارائن داس کو 27 دسمبر 1951 کو قرض کے طور پر 1,00,000 روپے کی ادائیگی کا کافی حد تک انتظام کر لیا ہے۔

مسٹر پرشوتم ٹریکم داس نے دلیل دی کہ نارائن داس اور رام ناتھ کو دیے گئے قرض نارائن داس یا ان کے نامزد افراد کے ذریعہ اس کے حصص کی خریداری کے مقصد یا اس کے سلسلے میں کمپنی کی طرف سے مالی امداد تھے، اور انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913 کی دفعہ 54A (2) کی خلاف ورزی میں لئے گئے قرض غیر قانونی تھے اور ان کی وصولی نہیں کی جا سکتی تھی۔ جناب کے این بھابھا نے دلیل دی کہ (1) اپیل کنندگان کو اس اپیل میں یہ نیا نقطہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ (2) پیسے کا قرض ایک بینکنگ کمپنی کے عام کاروبار کا حصہ تھا اور رام ناتھ اور نارائن داس کو قرض کمپنی نے اپنے کاروبار کے دوران دیا تھا۔ اور (3) ری وی جی ایم ہولڈنگز لمیٹڈ ([1]) کے فیصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے، دفعہ 54A (2) میں لفظ "خریداری" میں سبسکرپشن یا تعین کے ذریعہ حصص کا حصول شامل نہیں تھا، اور اس معاملے میں، قرض نارائن داس یا ان کے نامزد افراد کے ذریعہ سبسکرپشن یا تعین کے ذریعہ حصص کے حصول کے سلسلے میں دیا گیا تھا نہ کہ خریداری کے ذریعہ حصص کے حصول کے سلسلے میں۔ اور نتیجتاً دفعہ 54A (2) کا کوئی اطلاق نہیں تھا۔ اب، ایسا لگتا ہے کہ نارائن داس نے اپنے تحریری بیان کے پیراگراف 15 میں دلیل دی ہے کہ حصص کی خریداری کے سلسلے میں انہیں قرض کی پیشگی رقم غیر قانونی تھی، لیکن اس سوال پر کوئی مسئلہ نہیں اٹھایا گیا تھا کہ آیا یہ قرض حصص کی خریداری کے سلسلے میں مالی امداد تھے اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

دفعہ 54A(2) کی خلاف ورزی تھے۔ ٹرائل کورٹ کے فیصلے کے پیراگراف 15 میں اس دلیل کا حوالہ موجود ہے، لیکن ہائی کورٹ کے فیصلے میں اس کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندگان کی طرف سے دائر کیس کے بیان میں اس دلیل کو کوئی جگہ نہیں ملتی ہے۔ مسٹر پرشوتم ٹریکم داس نے کیس کے درخواست گزاروں کے بیان کی بنیاد نمبر 12 پر بھروسہ کیا، لیکن، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بنیاد اس دلیل کو اٹھانے کے لئے مکمل طور پر ناکافی ہے۔ ان حالات میں، ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندگان کے لیے اس دلیل پر زور دینا کھلا نہیں ہے، اور ہم نے دلیل کے دوران مسٹر پرشوتم ٹریکم داس کو اس کی طرف اشارہ کیا۔

مندرجہ ذیل عدالتوں میں، اپیل گزاروں نے دلیل دی کہ کملا بائی نابالغ ہیں، اور اس لیے، انہیں 1000 حصص کا تعین غیر قانونی تھا۔ اس بحث پر اب دباؤ نہیں ڈالا گیا ہے، اور نہ ہی قائم رہ سکتا ہے.

ہمارے سامنے کوئی اور دلیل پیش نہیں کی گئی۔

نتیجے میں، اپیلوں کو اخراجات، ایک سماعت کی فیس کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے.

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document